قاری نوید مسعود ہاشمی

علم، جہاد اور تقوی کا حسین امتزاج

عالم ربانی، مجاہد حقانی شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب بھی اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، کراچی میں حضرت کے انتقال کی خبر ملی تو دل تھام کے رہ گیا، بے شک شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ علم کا سمندر اور تقوی و جہاد کا حسین امتزاج تھے۔

دارالحدیث سے میدان کارزار تک

اس خاکسار کی حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ سے متعدد نشستیں ہوئیں۔۔کبھی کراچی سے قندھار تک اور کبھی میرانشاہ سے خوست اور پشاور سے کابل تک کے اکٹھے سفر بھی ہوئے، میں نے انہیں اکوڑہ خٹک کے تاریخی مدرسے دارالعلوم حقانیہ میں طالبان حدیث کو درس حدیث دیتے ہوئے بھی دیکھا، بلاشبہ شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ صاحب اخلاص و وفا کے پیکر، محبت اسلام سے سرشار اور اعلائے کلمۃ اللہ کے تصور کو تسلسل کیساتھ اجاگر رکھنے والے مرد حق تھے۔

تواضع کے پیکر

افسانوی کردار کے حامل کمانڈر مولوی جلال الدین حقانی سے لیکر مرحوم امیر المومنین ملا محمد عمر تک، کو میں نے ان کے استقبال کیلئے کھڑا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا، وہ دینی علوم کا سمندر اور تقوی و جہاد کی مضبوط چٹان ہونے کے باوجود ایک مٹی ہوئی شخصیت کے مالک تھے، غرور اور تکبر کی بیماریاں انہیں چھوکر بھی نہیں گذری تھیں وہ انسانیت سے پیار کرنے والے ایک منفرد عالم دین تھے۔

کوئی بھی عام انسان، عالم، طالب علم یا چھوٹی سطح کا مذہبی کارکن انہیں بڑی آسانی سے مل بھی سکتا تھا، ان سے مشورے بھی کرسکتا تھا، وہ ہر ایک پر شفقت کر کے اپنے لئے روحانی مسرت محسوس کرتے، وہ جہادی میدانوں کے شہسوار رہے، جامعہ منبع العلوم میرانشاہ کے بانی مہتمم اور شیخ الحدیث بھی تھے، یاد رہے کہ جامعہ منبع العلوم کمانڈر جلال الدین حقانی کا قائم کردہ مدرسہ تھا، شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ فرقہ واریت کے سخت مخالف اور امت مسلمہ کے اتحاد کے بہت بڑے داعی تھے، پاکستان میں عملی طور پر نفاذ اسلام ان کا خواب تھا اور اس مقصد کے حصول کیلئے وہ ساری عمر پرامن کوششیں کرتے رہے۔

حق گوئی و بیباکی

وہ لگی لپٹی رکھنے کے عادی نہ تھے، بات کو گھمانا پھرانا بھی نہیں جانتے تھے، اس لئے ہمیشہ مثبت رویوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے، انہیں عربی، اردو، فارسی اور پشتو شاعری پر بھی عبور حاصل تھا، وہ مذہبی محفلوں اور مذہبی جلسوں کی جان تھے، وہ انسانی حقوق کی ادائیگی میں کبھی تساہل سے کام نہ لیتے، وہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے میری ان سے جب بھی ملاقات ہوئی، اگر وہ بیمار بھی تھے تب بھی انہیں خوشی سے مسکراتے ہوئے ہی پایا، وہ جو کہا جاتا ہے کہ ایک عالم کی موت پورے جہان کی موت ہے۔۔شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ پر پوری طرح سچ ثابت ہوتا ہے۔ واقعتاً مولانا شیر علی شاہ اک ایسے مرد قلندر تھے کہ جن کا فیض پوری دنیا میں جاری ہے، آپ ہزاروں علما کے استاد تھے۔آپ کے شاگرد دنیا کے کونے کونے میں دین کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ صرف خیبر پختونخواہ ہی نہیں، بلکہ پاکستان بھر کے علمی حلقوں میں نہایت نمایاں مقام رکھتا ہے، جہاں کے ہزاروں طلبا آپ سے والہانہ محبت کرتے تھے، میں نے ہمیشہ حضرت کو موت کیلئے تیار پایا، مرنے سے وہ کبھی نہیں ڈرے، بلکہ وہ تو شہادت کے متلاشی تھے، اور شہادت کی تلاش میں وہ افغانستان کے جہاد میں بھی شریک رہے۔

حب الوطنی سے سرشار

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کو اپنے ملک کی مٹی سے بڑی محبت تھی، پاکستان کا امن اور سلامتی انہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھی، اسلام کے نام پر پاکستان میں بدامنی پھیلانے والوں کی انہوں نے ہمیشہ حوصلہ شکنی کی، لیکن ساتھ ہی پاکستان کو سیکولر بنانے کی کوششیں کرنیوالے لادین عناصر کو بھی، وہ پاکستان کا دشمن سمجھتے تھے، وہ ایک ایسے درویش صفت عالم دین تھے کہ تمام دینی تحریکیں انہیں اپنا سرپرست سمجھتی تھیں، حق گوئی و بے باکی ان کا خاص وصف تھا، اسے ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرنا ان کا شعار تھا، وہ انتخابی سیاسی پارلیمنٹ کے ذریعے پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے خواہاں تھے، اور علم، جہاد، تقوی اور سیاست کو ساتھ لے کر چلتے بھی رہے مگر پاکستان کی مروجہ اور بوسیدہ جمہوری سیاست نے انہیں ہمیشہ مایوس کیا، سیاست کو وہ دین کا حصہ سمجھتے تھے مگر اس سیاست کو جس سیاست کے ذریعے قوم کی خدمت اور پرچم اسلام سربلند رہے، انہوں نے کبھی دنیا کو راضی کرنے یا دنیا کمانے کیلئے نہ کبھی دین فروشی کی اور نہ ہی نظریات فروشی کی، اللہ پاک حضرت شیخ الحدیث کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔آمین